شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد موسیٰ خانؒ کا سانحہ ارتحال

ابھی حکیم محمد سعید شہیدؒ اور مولانا محمد عبداللہ شہیدؒ کی شہادتوں کے غم سے سنبھلنے نہ پائے تھے کہ لاہور سے ایک دوسری جگرپاش خبر نے نڈھال کردیا۔ ملک کے ممتاز دینی ادارہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث عالم اسلام کی عظیم عالم وفاضل شخصیت بے شمار مختلف النوع موضوعات پر لکھنے والے درجنوں کتابوں کے مصنف ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو بعدالمغرب اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ مولانا مرحوم موجودہ زمانے میں اپنے وقت کے یکتا اور منفرد عالم تھے جو علوم الٰہیہ کے ساتھ ساتھ دیگر کئی علوم وفنون بالخصوص علم فلکیات پر اتھارٹی کی حیثیت رکھتے تھے اور اس سلسلے میں تنہا کئی اکیڈیمیوں کا کام کرگئے۔ مولانا مرحومؒ علم شریعت کے ساتھ ساتھ جادۂ سلوک واحسان کے بھی راہی تھے۔ شریعت اور طریقت کے مجمع البحرین تھے۔ مولانا مرحومؒ کی وفات سے علم وفضل کی مسند ویران ہوگئی اور مدرسہ خانقاہ کی رونقیں ماند پڑگئیں۔ روحانی اور باطنی جمال کے ساتھ اللہ نے آپ کو ملکوتی حسن سے بھی بے پناہ مالامال کیا تھا۔ نفاست ونزاکت کا ایک حسین مرقع تھے، علمی تبحر ایسا تھا کہ ہم جیسے طفلان مکتب اور بے بضاعت طالبان علم اس پر تبصرہ سے قاصر ہیں۔ مولانا مرحوم کئی برسوں سے جامعہ اشرفیہ لاہور میں شیخ الحدیث کے ممتاز مسند پر رونق افروز تھے۔ آپ نے اپنی تعلیمی زندگی کا بیشتر حصہ دارالعلوم حقانیہ میں گزارا تھا۔ حضرت شیخ الحدیثؒ کا دارالعلوم حقانیہ اور حضرت والد صاحب مدظلہ کے ساتھ خصوصی مخلصانہ تعلق قابل دید اور قابل رشک تھا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے سانحہ ارتحال پر نظم میں "فتح الصمد" کے عنوان سے ۱۷۹ عربی اشعار پر مشتمل ایک عظیم ادبی شہپارہ قصیدہ لکھا ہے۔ جس میں ۲۰۲ اسمائے اسد (شیر) ہیں۔ اس سے آپکی عربیت اور شاعری پر کامل قدرت کا پتہ چلتا ہے۔ گذشتہ سال مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی لاہور آمد کے موقع پر ان سے جامع اشرفیہ میں کئی ملاقاتیں ہوئیں انہوں نے اس ناکارہ کے متعلق نیک خواہشات اور محبت سے بھرپور جذبات کا اظہار فرمایا پھر خصوصاً اس خامکار کی نقوش خام (یعنی الحق کے مضامین و شذرات) اور ذوق پرواز (سفرنامہ یورپ) کے بارے میں بڑی دیر تک اپنے احساسات کا اظہار فرماتے رہے۔ یہ انکی اصاغرپروری، وسعت ظرف، ذرہ نوازی اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے خاندان کے ساتھ قلبی محبت اور تعلق کا ایک عکس جمیل ہے۔ اپریل ۱۹۹۸ء میں جب راقم کی پھوپھیؒ اور والد محترم مدظلہ کی ہمشیرہ کا انتقال ہوا تو ان کی تعزیت کے سلسلہ میں حضرت والدصاحب مدظلہ کے نام یہ درج ذیل تعزیتی مکتوب ارسال فرمایا تھا بھی اس کا جواب والدصاحب مدظلہ کو دینا تھا کہ تعزیت